

مذہبی ہونا حقیقت کے لیے حساس ہونا ہے

سرپریز کے پیلے پیلے پھولوں سے بھرے ہرے بھرے کھیت اور ان کے درمیان سے گزرتی ہوئی چھوٹی سی ندی دیکھنے میں لتنی دل فریب لگتی ہے۔ کل شام میں اسے دیکھ رہا تھا۔ دیہات کے اس جیرت انگریز حسن اور پرسکوت ماحول کا مشاپدہ کر رہا کوئی شخص اپنے آپ سے یہ سوال کرے گا کہ حسن کیا ہے۔ جب ہم کسی خوب صورت یا کسی بد صورت چیز کو دیکھتے ہیں تو ہم میں فوراً خوشی یاد رکارڈ کارڈ عمل ہوتا ہے اور ہم یہ کہہ کر کہ یہ خوب صورت ہے یا یہ بد صورت ہے، اس احساس کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن اہمیت اس خوشی یا اس درد کی نہیں ہے، بلکہ اس بات کی ہے کہ ہم ہر چیز کے لیے پیدا رہوں، ہم خوب صورتی اور بد صورتی دونوں کے لیے حساس ہوں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حسن کیا ہے؟ یہ سب سے زیادہ بنیادی سوالوں میں سے ایک ہے، اسے آپ سطحی سوال سمجھ کر کہیں ٹال نہ دیں۔ حسن کو سمجھنا یعنی دل میں کسی اچھے کا احساس ہونا، جس کی آمد اس وقت ہوتی ہے جب ہمارا من اور ہمارا دل کسی خوب صورت چیز کے لیے بغیر کسی رکاوٹ کے مکمل طور پر باہم مکالے میں ہو، تاکہ ہم پوری طرح سے سادگی کو محسوس کر سکیں۔ یقیناً زندگی میں اس کی بڑی معنویت ہے؛

جب تک حسن کے لیے ہمارے دل میں اس طرح کا احساس نہیں ہوا تک تک ہماری زندگی ایک دمٹھی بنی رہے گی۔ بھلے ہی کوئی شخص کسی عظیم حسن سے ہمیشہ گھر رہے، اس کے چاروں طرف پھاڑوں کا سلسلہ ہو، کھیت ہوں، ندیاں ہوں لیکن جب تک وہ ان سب کے لیے بیدار نہیں ہے تب تک یہ سب اس کے لیے بے جان ہیں۔

آپ سمجھی لڑکے، لڑکیاں اور بڑے بھی یہ سوال اپنے آپ سے پوچھیں کہ حسن کیا ہے؟ پاکیزگی، پوشاک کی خوب صورتی، مسکراہٹ، من پسند ہا و بھا و، چلنے میں آہنگ، بالوں میں پھول، اچھا برتاؤ، بولنے میں واضح ہونا، غور و فکر کرنا، دوسروں کا خیال رکھنا، اصول پسندی، یہ سب خوب صورتی کے حصے ہیں لیکن یہ سمجھی اوپری خوب صورتی ہے۔ کیا ایسی سب کچھ خوب صورت ہو سکتا ہے، یا یہ حسن اس سے بھی کہیں زیادہ گھرائی لیے ہوئے ہے۔

شکل اور تخلیق میں حسن ہے، زندگی میں حسن ہے۔ کیا آپ نے کبھی درخت کی اس خوب صورت شکل کا مشاپدہ کیا ہے جب وہ نئی نئی پیتوں سے پورا بھر گیا ہو یا اس کی اس وقت جیرت ناک نرمی کو دیکھا ہے جب وہ آسمان کے سامنے ایک دم عریاں کھڑا ہو؟ ایسی چیزوں کو دیکھنا خوب صورتی سے پڑتا ہے، لیکن یہ سب کمی گھری چیز کا محض غارجی انہیں رہا ہے۔ اس لیے آخروہ کیا ہے جسے ہم حسن کہتے ہیں۔

ہو سکتا ہے آپ کا چہرہ خوب صورت ہو، آپ کی بناوٹ ایک دمٹھیک ہو، آپ بہت خوب صورت لباس پہنتے ہوں اور آپ کا برتاؤ شائستہ ہو، آپ خوب صورت مصوری کر سکتے ہوں، یا کسی قدرتی منظر کا خوب صورت بیان کر سکتے ہوں، لیکن نیکی کے اس داخلی احساس کے بغیر خارجی حسن کے یہ سارے ساز و سامان ہمیں بہت ہی سطحی اور مصنوعی زندگی کی جانب لے جاتے ہیں جس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

اس لیے ہمیں یہ تلاش کرنا ہو گا کہ حقیقت میں حسن ہے کیا۔ آپ ذرا غور کریں، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم حسن کے خارجی اظہار پر بالکل ہی دھیان نہ دیں۔ ہم سب لوگ اپنا برتاوانٹا شائستہ رکھیں، ہمارا جسم ایک دم صاف ہو، ہم پسندیدہ لیکن بغیر توک بھڑک والے کپڑے پہنیں، پابند رہیں، اپنے قول میں واضح رہیں وغیرہ۔ یہ سب باتیں ضروری ہیں اور یہ ایک خوشوار ماحول کی تخلیق کرتی ہیں، لیکن ان سب کا اپنے آپ میں کوئی خاص مطلب نہیں ہے۔

یہ داعی حسن ہی ہے جو خارجی شکل کو حسن دیتا ہے، ایک قابل ذکر بلندی دیتا ہے۔ اور کیا ہے یہ داعی حسن جس کی غیر موجودگی میں ہماری ساری زندگی ہی ایک دم سطحی ہے؟ کیا آپ نے کبھی اس کے بارے میں سوچا ہے؟ امکان ہے کہ نہیں سوچا ہو گا۔ آپ تو نہایت مصروف رہتے ہیں، آپ کامن ہمیشہ مطالعہ، کھیل، بات چیت، ہنسی مذاق اور ایک دوسرے کو چڑھانے میں زیادہ مصروف رہتا ہے۔ لیکن اس داعی حسن کی دریافت میں جس کی غیر موجودگی میں ہماری خارجی شکل اور کاموں کا بہت ہی معمولی مفہوم ہے، آپ کو تعاون دینا صحیح تعلیم کے کاموں میں سے ایک ہے، اور حسن کا یہ گہرے احساس آپ کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔

کیا ایک سطحی من کو حسن کا احساس ہو سکتا ہے؟ بھلے ہی وہ حسن کے بارے میں گفتگو کر لیکن کیا کسی بھی پیاری چیز کو دیکھ کر اسے اپنے اندر بے پناہ جو شکر کے امنڈ نے کا احساس ہوتا ہے؟ جب تک من کا سروکار صرف اپنے آپ سے اور اپنی سرگرمیوں سے ہے، تب تک وہ خوب صورت نہیں ہے۔ اسی صورت میں وہ چاہے جو کرے، پھر بھی وہ بد صورت اور محدود رہے گا، اس لیے وہ حسن کیا ہے یہ جانے کا اہل نہیں ہو گا۔ جب کہ جو من خود کے بارے میں فکر مند نہیں ہے، جو کامیابی کے پیچے پیچے نہیں

بجا گا جا رہا ہے، ایسا من سطحی من نہیں ہے، یہ اچھائی کے درمیان کھل رہا ہے۔ کیا آپ سمجھ رہے ہیں؟ یہ داعی اچھائی ہی ہے جو کسی نامنہاد بد صورت چہرے کو بھی حسن بخششی ہے۔ جب اس داعی حسن کی آمد ہوتی ہے، تو بد صورت چہرہ بھی تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ داعی اچھائی بھی ایک گہرے احساس ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ مذہبی ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مندرجہ کھنڈیوں سے، اگرچہ وہ دور سے میٹھی سنائی دیتی ہیں، عبادتوں سے، پھباری کے ذریعے کیسے جانے والے اعمال سے اور دیگر سارے احمقانہ شاستروں میں بیان کردہ طریقوں سے قطعی تعلق نہیں ہے۔ مذہبی ہونے کا مطلب ہے حقیقت کے لیے حساس ہونا ہے۔ آپ پورے طور سے، اپنے جسم، اپنے من اور اپنے دل سے، حسن اور بد صورتی دونوں کے لیے، ایک کھونٹے سے بندھے ہوئے گدھے کے لیے، اس شہر کی غربی اور گندگی کے لیے، کھلکھلا ہٹلوں اور آنسووں کے لیے، اپنے آس پاس کی ہر چیز کے لیے حساس ہوں۔ اسی احساس سے ہمارے پورے وجود میں دردمندی اور محبت کی آمد ہوتی ہے اور اس احساس کی غیر موجودگی میں حسن ہے ہی نہیں، بلکہ ہی آپ میں صلاحیت ہو، آپ بہت اچھا لباس پہنتے ہوں، قیمتی موڑ میں سواری کرتے ہوں اور خوب صاف سترے ہوں۔

محبت کچھ ایسی ہے جو حیرت انگیز ہے۔ آپ اگر صرف اپنے ہی بارے میں سوچتے رہتے ہیں تو آپ محبت نہیں کر سکتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر وقت کسی دوسرے انسان کے ہی بارے میں سوچتے رہیں۔ محبت تو بس ہے، اس کا کوئی موضوع نہیں۔ جو من محبت کرتا ہے، سچھ مذہبی من ہے، کیونکہ یہ حقیقت میں، سچھ میں، خدا میں موجود ہے اور صرف ایسا ہی من جان سکتا ہے کہ حسن کیا ہے۔ وہ

من، جو کسی فلسفے سے نہیں بندھا ہوا ہے، جو کسی طریقے یا کسی عقیدے سے نہیں جگڑا ہوا ہے، جو اپنی ہی اولوالعزمی کے ذریعے ہا انکا نہیں جارہا ہے، ایسا ہی من حساس ہوتا ہے، بیدار ہوتا ہے، محطاً ہوتا ہے۔ ایسے ہی میں حسن کی رہائش ہوتی ہے۔

اس لیے یہ نہایت اہم ہے کہ آپ بچپن سے ہی صاف سترھے اور صحت مندرہنا سیکھیں۔ اطمینان کے ساتھ، بغیر کسی بے چینی اور بُلچل کے پر سکون بیٹھنا، کھانے پینے میں صفائی کا لحاظ رکھنا، فکرمند ہونا اور پابند ہونا سیکھیں۔ لیکن یہ تمام باتیں اگرچہ ضروری ہیں، پھر بھی سطحی ہیں اور اگر آپ بغیر اس کی کھرائی کو سمجھے ان سطحی باتوں کی مشق میں مصروف رہیں گے تو آپ بھی بھی حسن کی حقیقی اہمیت کو نہیں سمجھ پائیں گے۔ وہ من جو کسی ملک یا کسی فرقے یا کسی سماج سے بندھا نہیں ہے، جو کسی اقتدار، سند، اتحاری کا موتید نہیں ہے، جو اولوالعزمی کے ذریعے اکسایا ہوا اور خوف کے ذریعے متاثر کیا ہوا نہیں ہے، ایسا من ہمیشہ محبت اور اچھائی کے ساتھ کھل رہا ہے۔ یونکہ یہ حقیقت کی تحریک میں موجود ہے، یہ جانتا ہے کہ حسن کیا ہے۔ بد صورتی اور سن دونوں ہی کے لیے حساس ہونے سے، یہ ایک تلقیقی من ہے، اس سمجھ لامحدود ہے۔

سوالی: اگر میں بچپن سے ہی کوئی عدم رکھوں تو کیا میں بڑا ہونے پر اسے پورا کرسکوں گا؟

کرشن مورتی: بچپن کی اولوالعزمی عام طور سے زیادہ دل نگتی نہیں ہے۔ ایک چھوٹا بچہ ایک نینشیں بننے کی خواہش کر سکتا ہے یا وہ جب ایک ہوائی جہاز کو تیزی سے آسمان میں اڑتے ہوئے دیکھتا ہے تب وہ بھی ہوائی جہاز کا پائلٹ بننا چاہتا ہے یا کبھی جب وہ کسی سرکاری نیتا کا خطاب سنتا ہے تو وہ بھی نیتا بننے کا یا کسی

سنیا سی کو دیکھ کر سنیا سی بننے کی یا کسی دولت مند شخص کی یوں بن کر کسی بڑی حوصلی میں رہنے کی خواہش کر سکتی ہے، یا وہ تصویر بنانے یا شاعری کرنے کی قضا کر سکتی ہے۔

اب ہم دیکھیں کہ کیا بچپن کے خواب پورے ہوتے ہیں، اور خواب پورے ہونا کیا اہمیت کی بات ہے؟ خواہش کو پورا کرنے کی چاہ، پھر چاہے وہ کوئی سی بھی خواہش کیوں نہ ہو، ہمیشہ دکھلاتی ہے۔ شاید آپ نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کیا ہوا لیکن جب آپ بڑے ہوں گے تو آپ کو یہ معلوم ہو گا۔ دکھ خواہش کا سایہ ہے۔ اگر میں دولت مند اور مشہور ہونا چاہوں، میں اپنی منزل کو پانے کے لیے جدوجہد کروں گا، دوسروں کو اپنے راستے سے ایک طرف ڈھکیوں گا، ان کے ساتھ شمنی پیدا کروں گا۔ اس طرح اگر میں نے اپنی من چاہی چیز حاصل بھی کر لی، پھر بھی دیر سویر کچھ واقعہ ضروراً قوع ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے، تب میں بیمار پڑ جاتا ہوں، یا اس خواہش کی تکمیل میں ہی کچھ زیادہ پانے کی شدید لالج کرنے لگتا ہوں۔ اور پھر، ہمیشہ کسی نہ کسی کونے سے موت جھانکتی ہی رہتی ہے۔ اولوالعزمی، خواہش اور کامیابی یقینی طور سے مایوسی اور دکھ کی جانب لے جاتے ہیں۔ آپ اس عمل کو خود دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے آس پاس کے ان بڑے لوگوں کا مطالعہ کریں جو مشہور ہیں اور ملک میں عظیم سمجھے جاتے ہیں، جنہوں نے اپنے یہ نام کمایا ہے، جن کے پاس قوت ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کے چہرے کو دیکھیں تو وہ لکنے بچھے بچھے سے، لکنے احمد اور نمائشی دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے چہروں پر بد صورتی کی لکیریں ہوتی ہیں۔ ان میں اچھائی کی آمد ہوتی ہی نہیں ہے یونکہ ان دل میں دکھ ہے۔

کیا آپ کے لیے اس دنیا میں اولوالعزمی کے بغیر، آپ جو ہیں، اسی شکل میں جیتا ممکن نہیں ہے؟ اگر آپ جو ہیں، اسے بغیر بدلنے کی کوشش کیے سمجھنا

شروع کر دیں تو جو ہے اس کی تکمیل نہ ہو جاتی ہے۔ میں سوچتا ہوں اس دنیا میں بغیر نام شہرت کے، مگر نام طور سے رہا جاسکتا ہے، ایک دم انجان، بغیر مشہور ہوئے، بغیر کسی اولو العزمی کے اور بغیر سخت بنے رہا جاسکتا ہے۔ کوئی بھی اس دنیا میں خوشی خوشی رہ سکتا ہے اگر وہ خود کو اہمیت نہ دے، اور یہ سمجھ بھی صحیح تعلیم کا ایک حصہ ہے۔

ساری کی ساری دنیا کامیابی کی پوجا کیے جا رہی ہے۔ آپ ایسی کہانیاں سننے میں کہس طرح ایک غریب بچہ رات بھر مطالعہ کرتا تھا اور آخر میں وہ حج بن گیا، یا کس طرح اخبار بچتے بچتے کوئی کروڑ پتی بن گیا۔ اس طرح آپ کو کامیابی کی تعریف گھٹی پلانی جاتی ہے۔ بہت بڑی کامیابی کے حصول کے بعد بہت بڑے دکھ کی بھی آمد ہوتی ہے، لیکن ہم میں سے بیشتر لوگ کچھ حاصل؛ کرنے کی خواہش میں ہی جگڑے رہتے ہیں۔ دکھ کو سمجھنے کی اور اسے ختم کرنے کے مقابلے ہم کامیابی کو ہی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

سوالی: آپ جو کچھ کر رہے ہیں اسے موجودہ سماجی صورت حال میں عمل میں لانا کیا انتہا تک مشکل نہیں ہے؟

کرشن مورتی: جب آپ کسی چیز کے بارے میں ثابت قدیمی سے محسوس کرتے ہیں تو کیا آپ کو اسے اپنی عادت کا حصہ بنانے میں دشواری پیش آتی ہے؟ آپ جب کرکٹ کھیلنے کے لیے بے چینی محسوس کرتے ہیں تو آپ اسے اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کھیلتے ہیں، کیا نہیں کھیلتے ہیں؟ اس وقت کیا آپ کہتے ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے؟ ہاں جب آپ کسی چیز کے سچ کو پوری مضبوطی کے ساتھ محسوس نہیں کرتے ہیں تو آپ اسے عادت میں لانے میں مشکل محسوس کرتے ہیں، کیونکہ اس کے لیے آپ کی محبت نہیں ہوتی ہے۔ جسے آپ سچ مجھ پیار کرتے ہیں وہ آپ جو شو و ولولہ

کے ساتھ کر لیتے ہیں، کیونکہ اس میں ایک خوشی ہوتی ہے۔ تب آپ اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ آپ کا سماج یا آپ کے والدین اس بارے میں کیا کہیں گے۔ لیکن اگر آپ کو گھر اپنی سے کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا ہے، اگر آپ وہ کرنے میں، جسے آپ صحیح سمجھتے ہیں، پوری آزادی اور خوشی کا احساس نہیں کرتے ہیں، تو یہ طے ہے کہ اس میں آپ کی دلچسپی جھوٹی ہے، حقیقت نہیں ہے اور اسی لیے وہ کام آپ کے لیے پہاڑ بن جاتا ہے اور تب آپ کہتے ہیں، اسے عادت کا حصہ بنانا انتہائی مشکل ہے۔

جس کام کو آپ محبت سے کر رہے ہوتے ہیں اس میں یقینی طور پر مشکل تو آتے گی ہی لیکن ان سے آپ کو فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ وہ تو زندگی کا حصہ ہے۔ ایسا ہے کہ ہم نے مشکلات پر ایک فلسفہ گڑھ ڈالا ہے، ہم نے کوشش، جدو، جہد اور دفاع کو اتنے اوصاف میں شمار کر لیا ہے۔

میں کوشش اور جدو، جہد کے توسط سے آنے والی اہمیت کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو کسی کام کو محبت سے کرنے کی بات کر رہا ہوں۔ جب تک آپ میں یہ محبت نہیں ہے، تب تک آپ سماج کے خلاف جدو، جہد نہ کریں، مردہ روایات سے نہ جو چیزیں، کیونکہ تب آپ کے جدو، جہد کا کوئی بھی مطلب نہیں ہو گا۔ تب آپ سماج میں اور زیادہ برائیاں ہی پیدا کریں گے۔ جب کہ اگر آپ گھر اپنی سے محسوس کرتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور اس لیے اکیلے کھڑے ہو سکتے ہیں، تب محبت سے پیدا ہوا آپ کا یہ کام حیرت انگیز طریقے سے با معنی ہو گا، اس میں زندگی ہو گی، اس میں حسن ہو گا۔

دیکھیے، صرف ایک نہایت پرسکون من میں ہی حیرت انگیز، خوب صورت چیزوں کا جنم ہوتا ہے، اور ایک پرسکون من کی پیدائش کوشش، کنٹرول اور نظم و ضبط کے توسط سے نہیں ہو سکتی۔

سوالی: بنیادی تبدیلی سے آپ کا مطلب کیا ہے، اور کوئی شخص اپنی خود کے وجود میں اس کا کس طرح احساس کرے؟
کرشموري: کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں کہ آپ کی کوششوں سے بنیادی تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ تبدیلی کیا ہے؟ فرض کیجیے کہ آپ اولو العزم ہیں اور آپ اس اولو العزمی میں پوشیدہ امید، اطمینان، مایوسی، خلم، ذہن، فکر سے عاری ہونا، لائق، حمد، محبت کی مکمل کمی، ان سب کو دیکھنا اثر وع کر دیتے ہیں۔ یہ سب دیکھتے ہوئے آپ کیا کریں گے؟ اولو العزمی کو تبدیل کرنے یا اس کی شکل بدلنے کے لیے کوشش کرنا اولو العزمی کی دوسری شکل ہو گی، کیا ایسا نہیں ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کچھ اور بننے کی خواہش کر رہے ہیں۔ آپ بھلے ہی کسی ایک خواہش کو رد کر دیں، لیکن اس رد کرنے کے عمل میں ہی آپ کسی دوسری خواہش کی تخلیق کر لیتے ہیں، اور وہ بھی اپنے ساتھ دکھلے آتی ہے۔

اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اولو العزمی دکھلاتی ہے اور اس اولو العزمی کو ختم کرنے کی خواہش بھی دکھلاتی ہے تو اگر آپ اس سچ کو خود واضح شکل میں دیکھ لیتے ہیں اور خود کوئی کوشش نہیں کرتے ہوئے اس سچ کو ہی اپنا کام کرنے دیتے ہیں، تو یہ سچ ہی ہمارے من میں ایک بنیادی تبدیلی، ایک مکمل انقلاب لے آتا ہے، لیکن اس کے لیے انتہائی احتیاط، باریک یعنی اور داخلی نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب آپ کو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ اچھے بیں، آپ محبت کریں، تو اکثر کیا واقع ہوتا ہے؟ تب آپ کہتے ہیں: مجھے اچھا بننے کی مشق کرنی چاہیے، مجھے اپنے والدین کو، ملازم کو، گدھ کو، ہر چیز کو محبت دکھانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ محبت کو دکھانے کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور تب محبت ایک دم مصنوعی،

ایک دم سطحی بن جاتی ہے، جیسا کہ ہمیں وطن دوست لوگوں کے مراج میں دیکھنے کو ملتا ہے جو ہمیشہ بھائی چارے کی مشق کیا کرتے ہیں، جو صرف حماقت ہے، جو حود ہے۔ یہ لائق ہی ہے جو یہ سب مشق کرواتی ہے۔ لیکن اگر آپ وطن دوستی کے لائق کے سچ کو دیکھتے ہیں اور اس سچ کو ہی اپنے اوپر کام کرنے دیتے ہیں تو آپ محبوں کریں گے کہ آپ بغیر کوشش کے ہی محبت سے رہ رہے ہیں۔ جو من محبت کی مشق کرتا ہے، محبت نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ محبت کرتے ہیں اور اس میں مداخلت نہیں کرتے ہیں تو محبت خود اپنا کام کرے گی۔

سوالی: سر، یہ خود کو سچ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

کرشموري: اگر آپ گورنر یا ایک مشہور پروفیسر بننا چاہتے ہیں، اگر آپ کسی بڑے آدمی یا کسی ہیرودی کی تقاضی کرتے ہیں، اگر آپ اپنے گرو یا کسی سادھونت کے پیچھے چلنے کا کوشش کرتے ہیں، تو یہ یعنی، تقاضی کرنے اور پیچھے چلنے کرنے کا عمل ہی اپنے آپ کو وسعت دینے کی ایک شکل ہے۔ ایک اولو العزم شخص، وہ شخص جو عظیم بننا چاہتا ہے، جو خود کو ملٹن کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں یہ سب امن کے نام پر یا ملک کی غاطر کر رہا ہوں، لیکن اس کا عمل اس کے باوجود خود کو وسعت دینے والا ہی ہو گا۔

سوالی: دولت مند شخص مغرور کیوں ہوتا ہے؟

کرشموري: ایک چھوٹا سا بچہ پوچھ رہا ہے کہ دولت مند شخص مغرور کیوں ہوتا ہے۔ کیا آپ نے اس پر سچ مجھ دھیان دیا ہے کہ دولت مند آدمی مغرور ہوتا ہے۔ اور کیا غریب بھی مغرور نہیں ہوتے؟ ہم سمجھی میں اپنی ایک خاص طرح کی ہیکڑی ہوتی ہے، جسے ہم مختلف طریقوں سے ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ امیر آدمی، غریب آدمی، تعلیم یافتہ آدمی، بالصلاحیت آدمی، سنیاسی، سیاسی نیت، ہر ایک میں اپنے اپنے طریقے

سے یہ جذبہ موجود ہے کہ وہ اپنی منزل تک پہنچ چکا ہے، وہ کامیاب ہے کہ وہ 'کوئی' ہے، یا 'کچھ' کر سکتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو کچھ بھی نہیں ہے، جو کچھ بننا نہیں چاہتا ہے، جو بس یہی ہے کہ جو وہ ہے، اور خود کو سمجھتا ہے، ایسا شخص ہیکروی سے، غرور سے آزاد ہوتا ہے۔ سوالی: ہم کیوں ہمیشہ میں اور میرے کی گرفت میں جگڑے رہتے ہیں اور ہم کیوں اسی حالت سے پیدا ہونے والے مسائل ان مجالس میں آپ کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں؟

کرشمنوری: کیا آپ سچ مجید جاننا چاہتے ہیں یا کسی شخص نے آپ کو یہ سوال پوچھنے کے لیے کہا ہے؟ یہ میں اور میرے کامستہ ایسا ہے جس میں ہم سمجھی شامل ہیں۔ حقیقت میں یہی ہمارا اکلوتا مسئلہ ہے۔ اور ہم لامدد شکل سے اسی کے بارے میں الگ الگ طرح سے باتیں کرتے رہتے ہیں، کبھی خواہش کی تکمیل کے تعلق سے، تو کبھی دکھ کے تعلق سے۔ دائی خوشی کا تمبا، موت یا اپنی دولت کے کھو جانے کا خوف، خو شامد ملنے کا مزہ یا توہین ملنے کی ناراضگی، اپنے اپنے خدا اور اپنے اپنے عقیدے کے پیچ جھگڑے، انھیں باتوں میں ہمارا من مسلسل مصروف ہے، جیسے کہ اسے کوئی اور کام ہی نہ ہو۔ یہ بھلے ہی امن کی تلاش کا بہانہ بنالے، بھلے ہی یہ بھائی چارے، شرافت اور محبت کا دکھاوا کر لے، لیکن ان الفاظ کے پردے کے پیچھے یہ میں اور میرے کے تصادم میں پھنسا ہوا ہے اور اسی لیے یہ ان مسائل کی تخلیق کرتا رہتا ہے، جنھیں ہر صبح الگ الگ الفاظ میں یہاں اٹھاتے ہیں۔

سوالی: عورتیں اپنے آپ کو زیادہ کیوں سمجھاتی ہیں؟

کرشمنوری: آپ نے ان سے نہیں پوچھا؟ کیا آپ نے کبھی پرندوں کو غور سے دیکھا ہے؟ اکثر نر پرندوں میں زیادہ رنگ ہوتے ہیں، زیادہ پھر تیلا میں ہوتا

ہے۔ جسمانی طور سے دلکش ہونا جسمانی رشتہوں کا ایک حصہ ہے، تاکہ پیدائش ہوتی رہے۔ یہی زندگی ہے۔ اور لڑکے بھی ایسا کرتے ہیں۔ جب وہ بڑے ہونے لگتے ہیں تب وہ ایک خاص انداز سے اپنے بال سنوارتے ہیں، اچھی سی ٹوپی لگاتے ہیں، اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ یہ بھی وہی بات ہے۔ ہم سب اتنا چاہتے ہیں۔ دولت مندا انسان اپنی قیمتی موڑ میں سواری کر کے لڑکی اپنے آپ کو زیادہ خوب صورت بنا کر، لڑکا زیادہ اسمارت لگنے کی کوشش کر کے، یہ بھی دکھانا چاہتے ہیں کہ ان میں کچھ ہے۔ یہ ایک عجیب دنیا ہے، ہے نا؟ لیکن دیکھیے، ایک لیلی یا ایک گلاب بھی کچھ اور ہونے کا دکھا و انہیں کرتا، اور اس حسن اسی میں ہے کہ وہ وہی ہوتا ہے، جو وہ ہے۔